96832 ـ تصاویری کو آئینہ پر قیاس کرنا

سوال

کیا انسان کا آئینے میں دیکھنا ممنوعہ تصویر میں شامل ہوتا ہے ؟
اللہ تعالی آپ کو برکت عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

انسان کا آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھنا ممنوعہ تصویر میں شامل نہیں ہوتا، اہل علم نے اس سے دلیل پکڑتے ہوئے ضوئی تصویر کو مباح قرار دینے والوں کا رد کرتے ہوئے ان دونوں کا فرق بیان کیا ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ ان دونوں کو برابر قرار دینے والوں کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اسے برابر قرار دینے میں انہوں نے دو طرح سے غلطی کی ہے:

پہلی:

یہ تصویر اور فوٹو اتارنی آئینہ میں دیکھنے والی تصویر کے مشابہ نہیں ہے، کیونکہ یہ فوٹو اپنی جگہ سے زائل نہیں ہوتی، اور اس سے فتنہ و خرابی موجود ہے.

لیکن آئینہ میں جو تصویر نظر آتی ہے وہ ثابت نہیں، جب اس کے سامنے سے ہٹ جایا جائے تو وہ تصویر بھی ختم ہو جاتی ہے، اور یہ ایسا واضح فرق ہے جس میں کوئی عقلمند شک نہیں کرتا.

دوسری:

نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم سے تصویر کی مطلقا حرمت میں نص بیان ہوئی ہے، اور جو اس تصویر کی حرمت کی نص آئی ہے جو فوٹو کی جنس سے ہے، مثلا کپڑے اور دیواروں میں تصویر.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ایک صحیح احادیث میں وارد ہے کہ: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس مجسموں اور تصاویر والا پردہ دیکھا تو ناراض ہوئے اور اسے پھاڑ کر فرمایا:

" بلا شبہ روز قیامت سب سے زیادہ عذاب مصوروں کو ہو گا "

اور ايك دوسری حديث ميں نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" بلا شبہ ان تصاوير والوں ۔ ان تصاوير كی طرف اشارہ كيا جو كپڑے ميں تھيں ۔ كو روز قيامت عذاب ديا جائيگا، اور انہيں كہا جائيگا اس ميں جان ڈال كر انہيں زندہ كرو جو تم نے بنايا ہے "

اور نبی كريم صلی اللہ عليہو سلم سے يہ بھی ثابت ہے كہ آپ صلی اللہ عليہ وسلم نے فتح مكہ كے روز كعبہ مشرفہ كی ديواروں سے تصاويروں كو مٹايا تھا، اور يہ اس تصويروں كے حكم ميں ہے جو اتاری جاتی ہيں.

اور اگر ہم يہ تسليم بھی كر ليں كہ يہ فوٹو آئينہ والی تصوير كے مشابہ ہے تو بھی قياس جائز نہيں، كيونكہ يہ شرع ميں مقرر كردہ فيصلہ ہے كہ نص كی موجودگی ميں قياس نہيں ہو سكتا، بلكہ قياس تو اس صورت ميں ہے جب نص نہ ملے، جيسا اہل اصول اور سب اہل علم كے ہاں معلوم ہے " انتہی.

ديكھيں: مجموع فتاوی الشيخ ابن باز (27 / 442).

اور مستقل فتوی كميٹی كے فتاوی جات ميں درج ہے:

" اور كيمرہ سے فوٹو گرافی آئينہ كے سامنےكھڑا ہونے كی شكل بننے كی طرح نہيں ہے، كيونكہ آئينہ والا تو خيال ہے جو آئينہ كے سامنے كھڑے شخص كے وہاں سے ہٹنے كی صورت ميں ختم ہو جائيگا، اور يہ فوٹو تو كيمرہ كے سامنے سے ہٹ جانے كی صورت ميں بھی باقی رہے گی، جس سے عقيدہ ميں خرابی پيدا ہو گی، اور جس كی خوبصورتی كی بنا پر اخلاقيات ميں بھی خرابی پيدا ہوگی.

اور بعض اوقات ضرورت پيش آنے كی صورت ميں تو اس سے فائدہ اٹھايا جا سكتا ہے مثلا پاسپورٹ يا شناختی كارڈ، يا اقامہ يا ڈرائيونگ لائسنس ميں لگوانا.

اور فوٹو اتارنی صرف انطباع يعنی ڈھالنا نہيں بلكہ يہ تو كيمرہ كا عمل ہے جس سے يہ انطباع اور ڈھلاؤ پيدا ہوا ہے، اور يہ اس اٹوميٹك آلے كے ساتھ اللہ تعالی كی مخلوق پيدا كرنے ميں مقابلہ اور برابری ہے.

پھر اس طريقہ اور آلہ كو ديكھے بغير جس سے فوٹو اتاری جاتی ہے اس تصوير كشی كی ممانعت تو عام ہے؛ كيونكہ اس ميں اللہ تعالی كی مخلوق پيدا كرنے ميں برابری اور مقابلہ اور پھر عقيد و اخلاق كو خطرہ ہے. انتہی.

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (1 / 673).

واللہ اعلم .